© rasailojaraid.com

نقد و نظر

آکھیا بابا فرید نے

مصنف : پروفیسر محمد آصف خاں

ناشر : پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، ۵۸ لارنس روڈ، لاہور

صفحات ۳۲۸ ۔ کاغذ، طباعت، کتابت، سرورق عمدہ ۔ قیمت ۲۰ روپے

پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، ایک عرصے سے پنجابی زبان کی خدمت میں مصروف ہے۔ اب تک اس کی طرف سے متعدد کتابیں چھپ چکی ہیں، جن میں نظم اور نثر دونوں قسم کی مطبوعات شامل ہیں۔ بورڈ کی تازہ مطبوعات میں سے جو کتاب اس وقت پیشِ نگاہ ہے، اس کا نام ہے "آکھیا بابا فرید نے"۔

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ برّصغیر پاک و ہند کے مشہور بزرگ اور جلیل القدر شیخ تھے۔ علم و فضل میں بھی ان کا نام بڑا اونچا تھا اور تصوف و طریقت میں بھی بلند مرتبے پر فائز تھے۔ یوں تو سرزمینِ برصغیر (پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش) کی گود ہمیشہ بزرگانِ دین اور مشائخ کرام کے وجود سے پُرفخار رہی ہے، لیکن چھٹی، ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری کا دَور تو اس سلسلے میں بہت زرخیز تھا۔ اس زمانے کے صوفیائے عالی مقام کی ایک طویل قطار سامنے کھڑی نظر آتی ہے اور اسلامی ہند کی تاریخ نے ان کے بارے میں بڑا اہم مواد بہم پہنچایا ہے۔

ان صوفیا و مشائخ میں سے بعض حضرات تو وہ تھے جو بیرونِ ہند سے یہاں آئے اور پھر اسی خطۂ ارض کو اپنا مسکن قرار دے لیا۔ بعض وہ تھے جو اسی ملک میں پیدا ہوئے، یہیں تعلیم و تربیت کی منزلیں طے کیں۔ اور پھر اسی ملک کی خاک میں آرام کی نیند سو گئے ۔ ان حضرات کی زندگیاں ہر لحاظ سے قابلِ رشک تھیں۔ انھوں نے یہاں کے لوگوں کی جو روحانی تربیت کی اور جس طرح بے شمار غیر مسلموں کو دائرۂ اسلام میں داخل کیا اور ان میں اسلام کی روح پھونکی، وہ تاریخ کا ایک عظیم الشان باب ہے۔

خطۂ پنجاب کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ وہ بھی ابتدا ہی سے بزرگانِ دین اور مشائخِ ذوی الاحترام کے وجود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گرامی سے مالامال رہا ہے۔ ساتویں صدی ہجری میں اس میں جن حضرات نے معرفت و ادراک اور مشیخت و طریقت میں خاص شہرت حاصل کی، ان میں حضرت شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی لائق تذکرہ ہے۔ وہ پنجاب ہی میں پیدا ہوئے اور پنجاب ہی کو تبلیغِ دین کا مرکز بنایا اور پنجاب ہی کے ایک مقام پاکپٹن میں محوِ استراحت ہوئے۔

شیخ فرید وہ بزرگ تھے جو پنجابی کے بہترین شاعر بھی تھے، ان کا کلام اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے۔ یہ عارفانہ کلام ہے جس میں شعریت کی چاشنی بھی ہے اور زبان کی مٹھاس بھی!

پروفیسر محمد آصف خاں نے اُسے بڑی محنت اور کاوش سے مرتب کیا ہے، اس کے لیے وہ شکریے کے مستحق ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی محنت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ انھوں نے عربی، فارسی، اردو، انگریزی، ہندی اور پنجابی کی جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان کی تعداد ۱۴۰ تک پہنچتی ہے، جن میں سات کتابیں قلمی ہیں۔ پنجابی ادبی بورڈ نے اسے شائع کرکے بڑی خدمت انجام دی ہے۔

"آکھیا بابا فرید نے" ۴۲۸ صفحات پر مشتمل ہے، جن میں ابتدا کے ۱۴۰ صفحات پنجابی نثر میں ہیں، ان صفحات میں کتاب کی اہمیت، بابا فرید کے حالات، ان کا کلام اور اس کی معنوی حیثیت، ان کے آبا و اجداد اور دیگر بہت سے عمدہ معلومات جمع کردیے گئے ہیں، اس سے کتاب کی تصنیف میں پروفیسر محمد آصف خاں اور ان کے ساتھیوں کی بے پناہ محنت کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے، اور اس کے مطالعہ سے بہت سی نئی باتیں قاری کے علم میں آتی ہیں۔ لیکن کتاب کے فاضل مصنف اور بورڈ کے معزز حضرات کی خدمت میں ہم نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ انھوں نے پنجابی نثر میں جو زبان استعمال کی ہے، وہ کچھ اس انداز کی ہے کہ اس کو پڑھنے اور سمجھنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ زبان وہی لکھنی چاہیے جو مروّج ہو اور جسے ہر پنجابی، آسانی سے پڑھ اور سمجھ سکے۔ امید ہے، پنجابی ادبی بورڈ کے فاضل دوست آئندہ اپنے قارئین کے مزاج اور قوتِ فہم کا خیال رکھیں گے ــــ علاوہ ازیں مصنف کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اسی قسم کی زبان کو ذریعۂ اظہار بنایا جائے، جس قسم کے موضوع یا شخصیت پر اُسے لکھنا مقصود ہو۔

دیس پردیس

مصنف : سلیم خاں گمی

ناشر : پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، ۵-۸ لارنس روڈ، لاہور

© rasailojaraid.com